روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 4 جنوری 2011ء 28 محرم 1432 ہجری 4 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 3

جمعہ کے دن فرشتوں کی موجودگی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جمعہ کے دن فرشتے خانہ خدا کے ہر دروازے پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور پھر باری باری آنے والوں کے نام لکھنا شروع کر دیتے ہیں اور جب امام آ کر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے رجسٹر لپیٹ دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سننا شروع کر دیتے ہیں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الا ستماع حدیث نمبر:877)

جمعہ کے دن کی اہمیت اور فضائل، ایمان کی مضبوطی اور اعمال صالحہ کی ضرورت پر دینی تعلیمات کی روشنی میں نصائح

جمعہ کا دن دنوں کا سردار اور خدا کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم دن ہے

نئے سال میں اپنے جائزے لیتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرنے والے بنیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 دسمبر 2010ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 دسمبر 2010ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج سال 2010ء کا آخری دن ہے۔ ہر سال کا آخری دن آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ کوئی اہمیت نہیں ہے لیکن اس سال ہمارے لئے سال کا یہ آخری دن بھی مبارک ہے۔ کیونکہ اس سال کا آغاز بھی جمعہ سے ہوا اور سال کا اختتام بھی آج جمعہ کے بابرکت دن سے ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ جہاں تک راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے گھروں کا تعلق ہے۔ انہوں نے تو ان قربانیوں پر کسی بھی قسم کا جزع فزع کرنے کی بجائے اپنے جذبات کو خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح پیش کیا کہ ان کی سوچوں کے دھارے ہی بدل گئے ہیں۔ ان کے لواحقین تو افسوس پر آنے والوں کو تسلی دلا رہے ہوتے ہیں۔ دلوں کی تسلی اور تسکین کے یہ سامان خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوتے ہیں۔ پس ہم تو وہ قوم ہیں جو مخالف سے ڈر کر کبھی اپنے خدا کا دامن نہیں چھوڑتے۔ اپنے پیارے خدا سے بے وفائی کرنے والے نہیں بلکہ انا للہ کہہ کر پھر اپنے خدا کے پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس کثرت کے ساتھ اس سال احمدیت کے خوبصورت پیغام کو امیر ملکوں میں بھی اور دنیا کے غریب ملکوں میں بھی متعارف کرانے کا سامان پیدا فرمایا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور برکتوں کا آئینہ دار ہے۔ پس ان شہداء کی قربانیاں ہمارے ایمانوں میں بھی اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم اپنے قربانیاں کرنے والوں کے نیک اعمال، ان کی نیکیوں اور خصوصیات کا ذکر کرتے ہیں تو ہمیں اپنے اعمال کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے تا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت جماعت کو ملنے والی کامیابیوں کا حصہ بن جائیں۔ فرمایا حدیث کے مطابق جمعہ وہ دن ہے جس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندے کی دعا خاص طور پر قبول فرماتا ہے۔ جمعہ کا دن دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یوم الاضحیٰ اور یوم الفطر سے بھی بڑھ کر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اس دن کا فیض پانے کے لئے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے گزارنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا فرماتا ہے کہ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور اس کے مطابق نیک عمل بھی کئے ان کے لئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اگر کوئی چیز جا سکتی ہے تو وہ یہی اعمال صالحہ ہیں پس ایمان لانے کے بعد عمل صالح انتہائی ضروری ہے۔ پس آئندہ نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرنے والے بنیں۔ ایمان کے بیج کو اعمال صالحہ کی بروقت آبپاشی کے ذریعہ پروان چڑھانے والے ہوں۔ فرمایا کہ اگر ہم دنیاداری میں بڑھتے رہے، کاروباری شراکت، آپس کے تعلقات میاں بیوی، نند، بھابھی اور ساس وغیرہ رشتہ داریوں میں ایک دوسرے کے حقوق غصب کرتے رہے، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے رہے۔ طعن و تشنیع اور اپنی بول چال میں غلط الفاظ استعمال کرتے رہے تو پھر برکت تو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہم مول لینے والے ہوں گے۔ فرمایا جو لوگ اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہیں دے سکے وہ آئندہ آنے والے سال میں اپنی اصلاح کے پہلو کو بھی مدنظر رکھیں۔ پس نیک اعمال بجالانے کی کوشش کریں اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔ فرمایا کہ آنے والا سال سب احمدیوں کے لئے انفرادی اور اجتماعی طور پر بھی بے انتہا مبارک سال ہو۔ آمین

حضور انور نے آخر پر اللہ تعالیٰ فضلوں کے نازل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رشین ڈیسک کے ذریعہ سے ایم ٹی اے پر رشین پروگرام خدا کے فضل سے جاری ہو چکے ہیں۔ خطبات کا ترجمہ اور ویب سائٹ بھی شروع ہو گئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ جماعت کی ویب سائٹ پر ایک نیا اضافہ ہوا ہے کہ کتب حضرت مسیح موعود روحانی خزائن کو ایک ایسے سرچ انجن میں ڈالا ہے جس میں آپ نے کوئی بھی نام یا لفظ اگر تلاش کرنا ہے تو اس میں ڈالیں اور آپ کی کتب میں جہاں بھی وہ نام یا لفظ استعمال ہوا ہے وہ نام اور اقتباس سامنے آ جائیں گے۔ حضور انور نے یہ کام سرانجام دینے والی ٹیم کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا میں نے پہلے بھی تنبیہ کی ہے اور اب بھی اعلان کرتا ہوں کہ فیس بک میں بہت ساری قباحتیں ہیں اس سے بچیں۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

ماہر امراض معدہ و جگرہ کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 9 جنوری 2011ء کو 10 بجے صبح آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

آرتھوپیڈک سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب آرتھوپیڈک سرجن آسٹریلیا سے تشریف لا رہے ہیں وہ مورخہ 2 تا 10 جنوری 2011ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور شعبہ پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

احادیث نبویہ کے حوالہ سے صبر و استقامت کی اہمیت اور اس کو اپنانے کی اہم نصائح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام روزمرہ کے معاملات سے لے کر دشمنوں کے مقابلہ تک میں صبر دکھانے کے قرینے سکھائے

صحابہ رسولؐ کے صبر و استقامت کے حیرت انگیز نمونوں کا تذکرہ

بیٹیوں والوں کو یہ خوشخبری ہے کہ مومن ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے گا

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ صبر اور استقامت دکھانے کی توفیق دیتا چلا جائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 ؍نومبر 2010ء بمطابق 19 ؍نبوت 1389 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ العنکبوت کی آیات 59-60 تلاوت کیں اور فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کی وہ قوم پیدا کی جو ایمان میں بڑھے ہوئے تھے۔ وہ اس ایمان اور یقین پر قائم تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ ان پر دین اپنے کمال پر پہنچا اور یہی دین ہے جس کی تعلیم پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کی جا سکتی ہے۔ پس جب صحابہ اپنے ایمان کی معراج کو چھونے لگے تو ان کا ہر حرکت و سکون اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو گیا۔ اور جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے یا چاہنے کے لئے ہو، وہی عمل صالح کہلاتا ہے۔ پس ان آیات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی سے اپنے اندر ایک عظیم انقلاب لانے والے لوگوں کا ہی ذکر ہے۔ جو اپنی تمام پرانی بدعادات کو چھوڑ کر اپنے ایمان میں اس قدر مضبوط ہوئے کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ ایمان میں مضبوطی اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کے لئے وہ بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ اگر خاموشی سے سختیاں برداشت کرنی پڑیں تو وہ کریں گے کیونکہ ایک وقت میں جب سختی کا مقابلہ کرنے کی اجازت نہیں تھی تو اس وقت ایمان میں مضبوطی کا تقاضا یہی تھا کہ خاموشی سے سختیاں جھیلو۔ اس وقت عملِ صالح یہی تھا کہ سختی کا جواب سختی سے نہیں دینا۔ جب یہ حکم ہوا کہ وطن چھوڑ کر ہجرت کر جاؤ تو ایمان کی مضبوطی اور عملِ صالح یہی تھا کہ بغیر کسی تردد کے وطن چھوڑ دیں۔ جب دشمن کو سزا دینے کے لئے جنگ کا حکم تھا تو ایمان کا تقاضا اور عملِ صالح یہی تھا کہ ہر قسم کے نتائج سے بے پرواہ ہو کر دشمن کو سزا دو۔ یہ نہ دیکھو کہ میرے پاس ہتھیار ہیں یا نہیں۔ دشمن کی طاقت اور میری طاقت میں کوئی نسبت ہے یا نہیں۔ غرضیکہ ایمان لانے کے بعد کوئی بھی عمل اور کوئی بھی نیکی جب خدا تعالیٰ کی رضا کی تابع ہو جائے۔ اپنی جان کو انسان خدا تعالیٰ کی امانت سمجھنے لگے جس کا حق صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کو میں ضرور جنت میں داخل کروں گا اور جنت میں بھی ایسے بالا خانے ملیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور یہ جنتیں دائمی انعامات اور دائمی زندگی کی علامت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بہترین اجر ہے جو ہم ایمان میں کامل اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر عمل کرنے والے کو دیتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو بہترین اور دائمی جنتوں کا اجر پانے والے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے انتہائی صبر سے قربانیاں دیں اور اپنے ایمانوں کو سلامت رکھا۔ اپنے ربّ پر کامل توکل رکھتے ہوئے وہ اس یقین پر قائم تھے کہ اگر ہم نے صبر کے نمونے دکھاتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت کی اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بجا لاتے رہے تو اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے، ضرور اجر سے نوازے گا۔ پس یہ ایمان میں مضبوطی اور اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف توجہ جیسا کہ مَیں نے کہا اُن صحابہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت اور قوتِ قدسی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

آج مَیں صبر کے حوالے سے چند احادیث پیش کروں گا جن سے پتہ چلتا ہے کہ مومنین میں اس خُلق کے پیدا کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کیا اسلوب اور طریقے سکھائے۔ اور پھر صحابہ نے جو ایمان میں ہر دن ترقی کرتے چلے گئے یا ترقی کرتے چلے جانے والے تھے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کس طرح صبر و استقامت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام روزمرہ کے معاملات سے لے کر دشمنوں کے مقابلہ تک میں صبر دکھانے کے قرینے سکھائے اور یہ سکھاتے ہوئے ہمیں نصائح فرمائیں کہ کس وقت ہمیں کیا کرنا ہے؟

آج مَیں سب سے پہلے جو حدیث پیش کروں گا اس کا تعلق دشمنوں کے ساتھ نہیں بلکہ عائلی زندگی کے صبر کے ساتھ ہے کہ خاوند اور بیوی کو عائلی زندگی کس طرح گزارنی چاہئے۔ کئی عورتوں کے بھی خطوط آتے ہیں اور اگر ملاقات کا موقع مل جائے تو اس میں بھی شکایات کرتی ہیں کہ ہماری بیٹیاں ہیں مثلاً اور بیٹا کوئی بھی نہیں جس کی وجہ سے خاوند اور سسرال مستقل طعنہ دیتے رہتے ہیں۔ گھریلو زندگی اجیرن ہوئی ہوئی ہے۔ یا بیٹیاں خود بھی لکھ دیتی ہیں کہ ہمارے باپ کا ہمارے ساتھ بیٹی ہونے کی وجہ سے نیک سلوک نہیں ہے اور ہماری زندگی مستقل اذیت میں ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ایسی ہے جو لوگوں کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بہت سارے ایسے ہیں جو دینی علم بھی رکھتے ہیں، جماعتی کام بھی کرنے والے ہیں لیکن پھر بھی گھروں میں ان کے سلوک اچھے نہیں ہوتے۔ اس حدیث کے سننے کے بعد مَیں سمجھتا ہوں کہ کوئی انسان جس میں ہلکی سی بھی ایمان کی رمق ہو، اپنی بیٹیوں کو بیوی یا بیٹیوں کے لئے طعنہ کا ذریعہ نہیں بنائے گا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو صرف بیٹیوں کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے اس پر صبر کیا تو وہ بیٹیاں اس کے اور آگ کے

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

درمیان روک ہوں گی۔

(سنن ترمذی۔ کتاب البرو الصلۃ۔ باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات والاخوات)

دنیا میں کون شخص ہے جس سے چھوٹی موٹی غلطیاں اور گناہ سرزد نہ ہوتے ہوں۔کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔یقیناً ہر ایک اس پناہ کی خواہش رکھتا ہے۔تو بیٹیوں والوں کو یہ خوشخبری ہے کہ مومن بیٹیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے گا۔بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں ان کو حل کرنا اور اس معاشرے میں بھی ہمیں بیٹیوں کی وجہ سے بہت سارے مسائل نظر آتے ہیں ان کو برداشت کرنا اور کسی بھی طرح بیٹیوں پر یہ اظہار نہ ہونے دینا یا ماؤں کو بیٹیوں کی وجہ سے نشانہ نہ بنانا، یہ ایک مومن کی نشانی ہے اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر یہ باتیں جو ہیں اس کے اور آگ کے درمیان روک بن جاتی ہیں۔

پھر ایک حدیث میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو بڑے زود رنج ہوتے ہیں۔ذرا ذرا سی بات پر ان میں ناراضگی ہو جاتی ہے۔اور اسی وجہ سے پھر اپنے اس معاشرے میں گھلنا ملنا پسند نہیں کرتے۔

یحییٰ بن وثّاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک بزرگ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا رہتا ہے اور ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرتا ہے، اُس مسلمان سے بہتر ہے جو نہ تو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے اور نہ ہی ان کی تکلیف دہ باتوں پر صبر کرتا ہے۔

(سنن ترمذی۔ کتاب القیامۃ والرقاق)

پس اس میل ملاپ سے ہو سکتا ہے کسی کے اچھے اخلاق اور صبر سے دوسرے متاثر ہو جائیں، نصیحت حاصل کر جائیں، معاشرے میں بہتری پیدا ہو جائے۔لوگ اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور پھر اس طرح ملنے جلنے سے کوئی کسی دوسرے کی اصلاح کا ذریعہ بن جائے۔پھر انسان کے اپنے اندر صبر کی وجہ سے جو وسعتِ حوصلہ پیدا ہوتی ہے وہ اسے مزید نیکیوں کی طرف لے جاتی ہے، مزید نیکیوں کا باعث بنتی ہے۔اور پھر یہ ایک نصیحت بھی اس میں آ گئی کہ صبر جو ہے اس کی عادت انسان کو ڈالنی چاہئے۔ذرا ذرا سی باتوں پر آپس کے جھگڑے جو بے صبری کی وجہ سے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اسی وسعتِ حوصلہ کا ذکر فرماتے ہوئے ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نصیحت فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب۔ باب الحذر من الغضب)

پس خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پہلوان وہ ہے جو غصے پر قابو پانے والا ہے۔اور یہی عملِ صالح ہے جو ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتا ہے، اس کے قریب کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عظیم اُسوہ اس صبر کے اظہار میں کیسا تھا؟ اس بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا۔نہ کسی عورت کو نہ کسی خادم کو، سوائے اس کے کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے کسی کو مارا ہو۔آپ کو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اس سے انتقام نہیں لیا۔ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابلِ احترام مقام کی ہتک اور بے حرمتی کی جاتی تو پھر آپؐ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے تھے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الفضائل۔ باب مباعدتہ ملاثام واختیارہ......)

پس یہ وہ عظیم اسوہ ہے جو صبر کے مضمون کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ابو کبشہ انماریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین باتوں کے متعلق تاکیداً کہتا ہوں اور میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔پس تم اسے خوب یاد رکھو۔آپؐ نے فرمایا: کسی بندے کا مال صدقے سے کم نہیں ہوتا اور وہ بندہ جس پر کوئی ظلم کیا گیا ہو اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔اور وہ بندہ جس نے کسی سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

(سنن الترمذی۔ کتاب الزھد۔ باب ما جاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر)

پس یہاں صبر کے حوالے سے مَیں یہ بات کرنی چاہتا ہوں۔ہمیشہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ظلم پر خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسا مقبول ہے کہ اس کی عزت اللہ تعالیٰ خود قائم فرما دیتا ہے۔ہمارے معاشرے میں روزمرہ معاملات میں اگر لوگ اس اصل کو سمجھ لیں تو ایک پُر امن معاشرہ قائم ہو جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔عمر بن سعد اپنے والد سعدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان پر مجھے تعجب آتا ہے اس لئے کہ جب اسے کوئی خیر پہنچتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر بجالاتا ہے اور جب اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس پر اجر کی امید رکھتا ہے اور صبر سے کام لیتا ہے۔مسلمان کو ہر حال میں اجر ملتا ہے یہاں تک کہ اُس لقمے میں بھی جو وہ اپنے منہ میں ڈالتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند سعد بن ابی وقاصؓ۔جلد اول صفحہ 479۔ حدیث نمبر 1531)

ایک دوسری روایت میں اس کی تفصیل یوں بیان ہوئی ہے۔حضرت صہیبؓ بن سنان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔اگر اس کو کوئی خوشی و مسرت و فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے۔اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔اور اگر اُس کو کوئی دُکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے۔اور اس کا یہ طرزِ عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے۔کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

(مسلم۔کتاب الزھد۔ باب المومن اَمرُہٗ کلّہ خیر)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ کانٹا بھی نہیں چبھتا مگر اللہ تعالیٰ اُس کی تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(مسلم۔کتاب البر والصلۃ۔ باب ثواب المومن فیما یصیبہ من مرض او حزن)

ایک لمبی روایت ہے۔اس میں خدا تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگوں کا ذکر ہے۔وہ پیش کرتا ہوں۔

مُطَرِّف بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک حضرت ابوذرؓ کی ایک روایت پہنچی اور میں خواہش رکھتا تھا کہ ان سے ملاقات ہو جائے۔پھر جب مَیں ان سے ملا تو عرض کی کہ اے ابوذرؓ! مجھ تک آپ کی ایک روایت پہنچی ہے۔میں خواہش رکھتا تھا کہ آپ سے ملاقات ہو اور اس کے بارے میں آپ سے پوچھوں۔حضرت ابوذرؓ نے کہا۔اب مل لیا ہے تو پوچھو۔مَیں نے کہا مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ عزّ وجل پسند کرتا تھا اور تین شخص ایسے ہیں جنہیں اللہ عزّ وجل ناپسند کرتا ہے۔حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ ہاں اور مجھے خیال بھی نہیں آ سکتا کہ مَیں اپنے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔یہ بات انہوں نے تین مرتبہ کہی۔تو مَیں نے پوچھا کہ وہ تین شخص کون سے ہیں جنہیں اللہ عزّ وجل پسند کرتا ہے تو آپ نے فرمایا۔وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جنگ کے لئے نکلا

اوراس کا مجاہد ہوتے ہوئے، اُس کا اجر خدا کے ہاں قرار دیتے ہوئے دشمن سے لڑائی کی یہاں تک کہ قتل ہوگیا۔ اورتم اللہ عزّ وجل کی کتاب میں پاتے ہو کہ اللہ توان لوگوں کو پسند کرتا ہے جواس کے راستے میں صف باندھ کر لڑتے ہیں۔ اور وہ شخص جس کا ہمسایہ اسے تکلیف دیتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرے اور اپنے آپ کو روکے رکھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ موت یا زندگی کے ذریعے اس کے لئے کافی ہو جائے۔ اور ایسا شخص جو قوم کے ساتھ سفر پر ہو یہاں تک کہ نینداوراونگھ انہیں بوجھل کردے اور وہ رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کریں اور وہ شخص اپنا وضو کرے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ مَیں نے عرض کی کہ وہ کون سے تین شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ فخر ومباہات کرنے والا، تکبر کرنے والا اورتم اللہ عزّ وجل کی کتاب میں پاتے ہو ''اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا۔'' اور وہ بخیل جو احسان کو جتانے والا ہو اور ایسا تاجر جو قسمیں کھا کھا کر بیچنے والا ہو۔

(مسند احمد بن حنبلؒ۔ مسند ابی ہریرہؓ۔جلد 7صفحہ 217۔ حدیث نمبر 21863۔ ایڈیشن 1998ء۔بیروت)

اس میں جو تین پسندیدہ لوگ ہیں ان میں صبر کرنے والے کا بھی ذکر ہے۔ جو صبر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسندیدہ ہیں۔

حضرت علیؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ایمان میں صبر کی حیثیت ایسی ہے جیسے کہ جسم میں سر کی۔ جب صبر نہ رہا تو ایمان بھی نہ رہا۔

(کنزالعمال۔ الکتاب الثالث فی الاخلاق۔ قسم الافعال۔ باب الصبر وفضلہ)

ایک مومن کو ہمیشہ تلقین کرتے ہیں کہ ہمیں کس طرح اپنی تکلیفوں اور دکھوں میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہئے؟ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ کس طرح دعا کرنی چاہئے؟ یہ سب باتیں ہمیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں۔

اس بارہ میں ایک حدیث میں آتا ہے کہ امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آپؐ فرماتے ہیں: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ (۔) ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اور اے میرے اللہ! مجھے مصیبت میں اجر دے اور میرے لئے اس کے بعد اس سے بہتر عطا کر۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اُس کی مصیبت کے بدلے میں اس کو اجر دیتا ہے اور اس کے بعد اس کو اس سے بہتر عطا فرماتا ہے۔

(الجامع لشعب الایمان۔ جلد 12۔صفحہ182۔ السبعون من شعب الایمان۔ باب فی الصبر علی المصائب۔حدیث 9247۔ مطبوعہ مکتبۃ الرشد۔ ناشرون 2004ء)

اور یہ جو مصیبتیں یا تکالیف ہیں وہ ذاتی زندگی میں بھی ہیں، جماعتی زندگی میں بھی ہیں، قومی زندگی میں بھی ہیں۔ ہر جگہ یہی اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے، ان تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے، صبر اور حوصلہ دکھاتے ہوئے، اس کی پناہ میں آتے ہوئے اس سے اجر مانگا جائے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں بھی کسی بھی قسم کے ابتلا اور مصیبت سے گزرنے والوں کے بارے میں یہی فرماتا ہے۔ فرمایا: (۔) (البقرۃ:57-58) ان پر جب بھی کوئی مصیبت آئے تو گھبراتے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

پس یہ قرآنِ کریم کا بھی حکم ہے۔

اب میں اللہ تعالیٰ کی نظر میں اُن ہدایت یافتہ لوگوں کے کچھ واقعات پیش کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب پانے والے تھے اور آپ کی صحبت سے فیضیاب ہونے والے تھے اور آپ کی تربیت سے انہوں نے فائدہ اٹھایا اور صبر کے اعلیٰ نمونے دکھائے۔

ایک واقعہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب مسلمان آزمائش میں ڈالے گئے تو حضرت ابوبکرؓ بھی مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کے ارادے سے نکل پڑے۔ جب آپ بَرْکُ الْغِمَاد کے مقام پر پہنچے تو آپ کو قارہ قبیلے کا سردار ابن الدغنہ ملا۔ اس نے پوچھا کہ اے ابوبکر! آپ کا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس پر ابوبکر نے کہا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے۔ اس لئے اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ اللہ کی زمین میں کہیں نکل جاؤں اور آزاد ہو کر اپنے رب کی عبادت کروں۔ ابن الدغنہ نے کہا کہ تمہارے جیسے شخص کو نہ تو خود مکہ سے نکلنا چاہئے اور نہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ نکالیں۔ تم بھولی ہوئی نیکیوں پر عمل کرنے والے ہو اور رحمی رشتے داروں سے حسنِ سلوک کرتے ہو اور بے بسوں کے بوجھ اٹھاتے ہو اور مہمان نوازی کرتے ہو اور ضرورت مندوں کی حاجت روائی کرتے ہو۔ پس میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔ واپس لوٹ جاؤ اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ حضرت ابوبکرؓ واپس آ گئے۔ ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ ہی ہولیا۔ رات کے وقت قریش کے رؤساء کے پاس جا کر ابن الدغنہ نے کہا۔ ابوبکر جیسے لوگ نہ تو خود نکلتے ہیں اور نہ ہی انہیں نکالا جاتا ہے۔ کیا تم ایسی اعلیٰ اور نیک صفات والے شخص کو نکالتے ہو؟ قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ کا انکار نہ کیا۔ انہوں نے اسے کہا کہ ابوبکرؓ کو کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کر لیا کرے اور وہاں نماز ادا کرلیا کرے اور جو چاہے پڑھ لیا کرے لیکن اس کے ذریعہ سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائے اور نہ اس کا اظہار اونچی آواز سے کرے۔ کیونکہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو فتنے میں نہ ڈال دے۔ ابن الدغنہ نے یہ سب باتیں حضرت ابوبکرؓ کو بتائیں تو آپ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے۔ اور نماز کے وقت آواز اونچی نہ رکھتے اور اپنے گھر کے سوا کہیں اور قرآن نہ پڑھتے۔ پھر آپ کے ذہن میں ایک خیال آیا اور آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد تعمیر کی جہاں آپ نماز ادا کرتے تھے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تھے۔ اس وقت مشرکین کی عورتیں اور ان کے بچے جھانکتے اور حضرت ابوبکرؓ کو دیکھتے تو بہت زیادہ متاثر ہوتے۔ حضرت ابوبکرؓ بہت زیادہ رونے والے تھے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے وقت اپنی آنکھوں پر قابو نہ رکھتے تھے۔ ان کے آنسو بہنے شروع ہو جاتے تھے۔ قریش کے رؤساء اس بات سے بہت زیادہ گھبرا گئے۔ تو انہوں نے اپنا ایک پیغامبر ابن الدغنہ کی طرف بھیجا۔ جب وہ آیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے اس شرط پر ابوبکرؓ کو تمہاری پناہ میں رہنے دیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں اپنے ربّ کی عبادت کرے گا۔ لیکن اس نے اس سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد تعمیر کر لی ہے اور بلند آواز سے وہاں نماز ادا کرتے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو آزمائش میں نہ ڈال دے۔ پس تو ان سے پوچھ کہ وہ کیا تمہاری پناہ سے انکار کرتا ہے۔ کیونکہ ہم نے تو اس بات کو ناپسند کیا کہ ہم تجھ سے بدعہدی کریں اور نہ ہی ہم ابوبکرؓ کو علی الاعلان عبادت کی اجازت دے سکتے ہیں۔ (حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ) ابن الدغنہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا (اور کہا) جس بات کا مَیں نے آپ سے معاہدہ کیا تھا یا اس پر قائم رہو یا میری ذمہ داری مجھے سونپ دو۔ کیونکہ یہ مجھے گوارا نہیں کہ عرب کے

لوگ یہ بات سنیں کہ میرے ساتھ اس شخص کی وجہ سے بدعہدی کی گئی ہے جس کے ساتھ مَیں نے معاہدہ کیا ہوا تھا۔حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ مَیں تمہاری امان تمہیں واپس کرتا ہوں اور اللہ بزرگ و برتر کی امان کو پسند کرتا ہوں۔

(تلخیص از بخاری۔ کتاب مناقب الانصار۔ باب ھجرۃ النبیؐ واصحابہ الی المدینۃ......الخ)

اس کے بعد قریش نے حضرت ابوبکرؓ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں مگر وہ ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ قائم رہے۔روایت میں آتا ہے کہ کفار نے حضرت ابوبکرؓ کو بہت مارا پیٹا۔ آپ کے سر اور داڑھی سے پکڑ کر اس قدر آپ کو کھینچا جاتا تھا کہ آپ کے اکثر بال گر گئے۔تو یہ ظلم روا رکھا گیا لیکن آپ نے صبر کیا‘‘۔

(السیرۃ الحلبیۃ۔ جلد 1باب استخفاء ہ واصحابہ فی دارالارقم بن ابی ارقم صفحہ 41۔ دارالکتب العلمیۃ۔بیروت۔ 2002ء)

(اس کے بعد احمدیوں کو نمازوں اور قربانی سے روکے جانے کا ذکر کیا اور پھر فرمایا)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ اب یہ ایک عورت کا بھی صبر اور استقامت کا عجیب واقعہ ہے۔حضرت امّ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب اسلام قبول کیا تو قریش کی عورتوں کو مخفی طور پر اسلام کی تبلیغ کرنے لگیں۔قریش کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہم تجھے تیرے قبیلے کے پاس لے جائیں گے۔پھر انہوں نے حضرت امّ شریک کو اونٹ کی ننگی پیٹھ پر سوار کیا اور کہتی ہیں تین دن تک نہ مجھے پانی پینے کو دیا اور نہ ہی کھانے کو دیا تو آپ کی یہ حالت ہوگئی کہ حواس برقرار نہ رہے۔پھر وہ لوگ ایک جگہ اترے۔خود تو وہ لوگ سائے دار جگہ میں بیٹھے اور اُن کو دھوپ میں باندھ دیا۔حضرت امّ شریکؓ فرماتی ہیں کہ اسی حالت میں مَیں نے ایک پانی کا برتن دیکھا۔مَیں اس میں سے تھوڑا سا پانی پیتی تو وہ مجھ سے دور ہو جاتا۔پھر مَیں اس کو پکڑ کر کچھ پیتی پھر وہ مجھ سے دور ہو جاتا اور یہ کافی دفعہ ہوتا رہا یہاں تک کہ مَیں سیر ہوگئی۔اچھی طرح پانی پی کے تسلی ہوگئی۔حضرت امّ شریکؓ نے باقی ماندہ پانی اپنے جسم پر اور کپڑوں پر پھینک لیا۔جب وہ لوگ اٹھے اور انہوں نے پانی کے آثار اور آپ کی اچھی حالت دیکھی تو انہوں نے یہ کہا کہ تُو نے رسّیاں وغیرہ کھول کر ہمارے پانی میں سے پیا ہے۔حضرت امّ شریکؓ نے جواباً انہیں کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! مَیں نے ایسا ہرگز نہیں کیا۔آپ نے سارا واقعہ ان لوگوں کو سنایا تو اس پر انہوں نے کہا کہ اگر تو ایسا ہے جیسا تو بیان کرتی ہے تو تمہارا دین سچا ہے۔اس کے بعد انہوں نے اپنے پانی کے مشکیزوں میں دیکھا تو وہاں اتنا پانی تھا جتنا انہوں نے چھوڑا تھا۔اسی بات پر وہ لوگ اسلام بھی لے آئے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ۔ جلد 8۔ کتاب النساء ’’فیمن عرف الکنیۃ من النساء حرف الشین ’’ام شریک‘‘ صفحہ 417-418۔ دارالکتب العلمیۃ بیروت۔ 2005ء)

تو یہ بھی ایک عجیب نظارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صبر کا اجر اسی وقت دیا۔تین دن کی بھوک پیاس کو اپنے اس پیار کے انداز میں مٹایا اور خود انتظام فرمادیا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو فُکَیہَؓ ، یہ بنو عبدالدار کے غلام تھے، جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو وہ لوگ آپ کو تکلیفیں دیتے تھے تاکہ اسلام سے پھر جائیں۔مگر آپؓ انکار کر دیا کرتے تھے۔بنو عبدالدار سخت گرمی میں دوپہر کے وقت آپ کے کپڑے اتار کر اور لوہے میں جکڑ کر کھڑا کر دیتے تھے۔پھر ایک چٹان لا کر آپ کی پشت پر رکھ دیتے تھے۔اس اذیت کی وجہ سے آپ کے حواس گم ہو جاتے تھے۔لیکن یہ نہیں ہوا کہ اپنے صبر واستقامت میں انہوں نے لغزش آنے دی ہو۔

(الاستیعاب جلد 4۔کتاب الکنیٰ۔ باب الفاء ’’ابوفکیہ‘‘۔ صفحہ 293۔ دارالکتب العلمیۃ ۔بیروت 2002ء)

حضرت بلالؓ کا واقعہ ہم سنتے رہتے ہیں۔امیہ بن خلف کے حبشی غلام تھے۔امیہ ان کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت باہر لے جاتا اور زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے پتھر ان کے سینے پر رکھ کر کہتا۔لات اور عزّیٰ کی پرستش کر اور محمد کا انکار کر۔ورنہ اسی طرح عذاب دے کر ماردوں گا۔ بلالؓ کہتے اَحداً احد کہ اللہ ایک ہے، اللہ ایک ہے۔ایک روز حضرت ابوبکر نے ان پر یہ جوروستم دیکھا تو امیہ بن خلف کو ایک غلام دے کر اس کے بدلے میں حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔

(السیرۃ لابن ھشام۔ ذکر عدوان المشرکین علی ا لمستضعفین ممن اسلم...... صفحہ 235۔ دارالکتب العلمیۃ ۔بیروت)

پھر روایات میں ایک مثال حضرت خبابؓ کی بھی آتی ہے۔حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ حضرت خبابؓ ان کی مجلس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے حضرت خبابؓ کو بلا کر اپنی خاص مسند پر بٹھایا اور فرمایا کہ خبابؓ! آپ اس لائق ہیں کہ میرے ساتھ اس مسند پر بیٹھیں۔مَیں نے نہیں دیکھا کہ آپ سے بڑھ کر اس جگہ میرے ساتھ بیٹھنے کا کوئی مستحق ہو سوائے بلال کے۔اُنہوں نے کہا اے امیر المومنین! بے شک بلالؓ بھی حقدار ہیں لیکن بلال کو مشرکین کے ظلم سے بچانے والے موجود تھے۔لیکن میرا تو کوئی بھی نہیں تھا جو مجھے ان کے ظلم سے بچاتا۔ایک دن مجھ پر ایسا بھی آیا کہ مجھے کافروں نے پکڑ لیا اور آگ جلا کر مجھے اس میں جھونک دیا۔پھر ان میں سے ایک نے میرے سینے پر پاؤں رکھ دیا۔پھر آپ نے کپڑا اٹھایا۔حضرت عمرؓ کو اپنی پشت دکھائی تو وہاں جلد پر جلنے کی وجہ سے (کھال جلنے کی وجہ سے اور چربی جلنے کی وجہ سے) سفید لکیروں کے نشانات تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد۔ جزء 3۔ صفحہ88۔ الطبقۃ الاولیٰ علی ا لسابقۃ فی الاسلام ’’خباب بن الارت‘‘ ۔داراحیاء التراث العربی۔ بیروت 1996ء)

حضرت خبابؓ بن ارت لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تالیفِ قلب کے لئے ان کے پاس آیا کرتے تھے۔اس بات کا پتہ ان کی مالکن اُمِّ انمار کو لگ گیا۔وہ ایک لوہا گرم کر کے آپ کے سر پر رکھ دیا کرتی تھی۔حضرت خبابؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا ذکر کیا۔آپ نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ انْصُرْ خَبَابًا ۔اے اللہ! خباب کی مدد فرما۔اس کے نتیجے میں آپ کی مالکہ اُمِّ انمار کو سر میں ایک تکلیف لاحق ہوگئی جس سے وہ کتوں کی طرح چیخنے لگتی تھی۔اور اس کا علاج وہاں کے جو حکیم تھے انہوں نے یہ بتایا کہ لوہا گرم کر کے اس کے سر پر رکھو۔حضرت خباب کہتے ہیں کہ مَیں پھر اس کے سر کو گرم لوہے سے داغا کرتا تھا‘‘۔

(اسد الغابۃ۔ جلد اول۔ خباب بن الارت۔ صفحہ675۔ دارالفکر ۔بیروت۔ 2003ء)

اللہ تعالیٰ نے اس طرح بھی بدلہ لیا اور صبر کا اس طرح انتقام لیا۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو آزمائش میں دیکھا جبکہ وہ ولید بن مغیرہ کی پناہ میں صبح وشام امن میں رہتے تھے۔تو انہوں نے سوچا کہ اللہ کی قسم ایک مشرک شخص کی پناہ میں میرا صبح وشام بسر کرنا یقیناً میرے نفس کی کسی بڑی خرابی کی وجہ سے ہے۔کیونکہ میرے ساتھی اور دینی بھائی تو اللہ تعالیٰ کی خاطر مصائب اور تکالیف کو برداشت کر رہے ہیں۔اس پر آپ ولید بن مغیرہ کی طرف نکلے اور اسے کہا کہ اے ابو عبدالشمس! تمہاری پناہ پوری ہوگئی۔میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں۔اس نے پوچھا اے میرے بھائی کے بیٹے! کیوں؟ کیا میری قوم میں سے کسی نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے؟ آپ نے کہا نہیں۔لیکن مَیں اللہ کی پناہ کو پسند کرتا ہوں۔اور مَیں اس کے علاوہ کسی اور کی پناہ میں نہیں آنا چاہتا۔ولید نے کہا کہ تم مسجد میں میرے ساتھ چلو یعنی کعبہ میں اور جس طرح مَیں نے تمہیں اعلانیہ طور پر پناہ دی تھی اسی طرح تم بھی اعلانیہ طور پر میری پناہ مجھے واپس لوٹا دو۔حضرت عثمان بن مظعون کہتے ہیں کہ ہم مسجد پہنچے اور ولید نے کہا کہ یہ عثمان ہے اور میری امان مجھے لوٹانے آیا ہے۔حضرت عثمانؓ نے کہا۔اس نے سچ کہا ہے۔مَیں نے اسے امان کو پورا کرنے والا اور معزز پایا ہے۔لیکن میں اللہ کے علاوہ کسی اور کی پناہ میں آنا نہیں چاہتا۔اس لئے میں نے اس کی امان اسے لوٹا دی ہے۔پھر حضرت عثمانؓ

چلے گئے۔لبید بن ربیعہ ایک مجلس میں قریش کے لوگوں کو اپنے اشعار سنا رہا تھا۔حضرت عثمانؓ بن مظعون بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے، جب لبید نے یہ کہا کہ (۔) یعنی اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔جس پر حضرت عثمان بن مظعون نے کہا تم نے سچ کہا۔پھر لبید نے کہا (۔) اور ہر نعمت لامحالہ ختم ہونے والی ہے۔اس پر حضرت عثمانؓ بن مظعون نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔جنت کی نعمت کبھی زائل نہیں ہوگی۔لبید بن ربیعہ نے کہا کہ اے قریش کے گروہ! تم میں سے کوئی بھی کبھی مجھے تکلیف نہیں دیتا تھا۔یہ طریق تم میں کب سے شروع ہو گیا ہے۔ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ شخص اپنے ساتھیوں سمیت ایک بیوقوف ہے جس نے ہمارے دین سے علیحدگی اختیار کر لی ہے۔اس لئے تُو اس کی بات سے اپنے دل میں کوئی برا نہ محسوس کر۔حضرت عثمانؓ نے اس کا جواب دیا یہاں تک کہ معاملہ بڑھ گیا اور ایک شخص کھڑا ہوا اور آپ کی آنکھ پر مُکّا مارا اُس کی وجہ سے آپ کی آنکھ باہر نکل آئی۔ولید بن مغیرہ پاس بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا۔اس نے کہا اللہ کی قسم! اے میرے بھائی کے بیٹے! اگر تُو ایک روک والی امان میں ہوتا تو تیری آنکھ کو جو صدمہ پہنچا ہے اس سے وہ صحیح سلامت رہتی۔حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میری درست آنکھ بھی اسی سلوک کی محتاج ہے جو اس کی ساتھی کے ساتھ ہوا ہے۔اور اے ابوعبدالشمس! یقیناً میں اس ذات کی پناہ میں ہوں جو تم سے زیادہ معزز ہے اور زیادہ قادر ہے۔ولید بن مغیرہ نے اسے کہا کہ آؤ میرے بھائی کے بیٹے اگر تم چاہو تو میری پناہ میں واپس آسکتے ہو۔لیکن حضرت عثمان نے انکار کر دیا۔

(السیرۃ لابن ھشام۔ قصۃ عثمان بن مظعون فی ردّ جوار الولید۔ صفحہ 269۔ مطبوعہ بیروت۔ ایڈیشن 2001ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عشق و محبت اور صبر کے نئے زاویے صحابہ کو دیئے۔واقعہ رجیع میں جن صحابہ کو قید کیا گیا تھا ان میں سے ایک حضرت زید بن دثنہ بھی تھے۔صفوان بن امیہ نے ان کو خریدا تھا تا کہ اپنے باپ کے بدلے ان کو قتل کر سکے۔جب حضرت زید کو قتل کرنے کے لئے تنعیم لے جایا گیا تو وہاں ابوسفیان نے کہا اے زید! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تو یہ پسند نہیں کرے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیری جگہ یہاں قتل کئے جائیں اور تو اپنے گھر والوں میں ہو۔حضرت زید نے جواب دیا اللہ کی قسم! میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ جہاں پر وہ اس وقت ہیں کوئی کانٹا چبھے اور میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا ہوں۔ابوسفیان نے کہا جس طرح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے محبت کرتے ہیں ایسی محبت میں نے کسی کو کسی شخص سے کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(اسدالغابۃ۔ جلد 2 صفحہ 147 ''زید بن دثنۃ''۔ دارالفکر۔بیروت 2003ء)

پھر اس زمانے کی جو مائیں تھیں وہ کس طرح اپنے بچوں کو صبر کی اور حوصلہ کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ایک روایت میں آتا ہے کہ جس دن حضرت عبداللہؓ بن زبیر شہید کئے گئے اُس روز وہ اپنی والدہ کے پاس تشریف لائے۔والدہ نے حضرت زبیر سے کہا کہ اے میرے بیٹے! قتل کے خوف سے ہرگز کوئی ایسی شرط قبول نہ کر لینا جس میں تمہیں ذلت برداشت کرنی پڑے۔اللہ کی قسم! عزت کے ساتھ تلوار کھا کر مرجانا اس سے بہتر ہے کہ ذلت کے ساتھ کوڑے کی مار برداشت کر لی جائے۔

(اسدالغابۃ۔ جلد 3۔ صفحہ 139۔''عبداللہؓ بن زبیر''۔ دارالفکر بیروت 2003ء)

اس روایت سے ماں کے عزم اور غیرتِ ایمانی کا بھی پتہ چلتا ہے جنہوں نے اپنے بیٹے کو یہ تلقین کی کہ کبھی ایمان میں کمزوری نہ دکھانا۔قربانیوں اور صبر کے یہ عجیب نمونے ہیں جو ہمیں اسلام کی تاریخ میں عورتوں اور مردوں، نوجوانوں اور بوڑھوں ہر جگہ میں نظر آتے ہیں۔ان نمونوں کو بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے میں خود سبقت کر کے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی۔ بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دُکھ اٹھایا۔اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں اور ایسا ہی آپ کے اصحاب بھی اسی اعلیٰ اصول کے پابند رہے اور جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دُکھ اٹھاؤ اور صبر کرو۔ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے انہوں نے دَم نہ مارا۔ان کے بچے ان کے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔وہ آگ اور پانی کے ذریعے سے عذاب دیئے گئے مگر وہ شر کے مقابلے سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیر خوار بچے ہیں۔کون ثابت کر سکتا ہے کہ دنیا میں تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرتِ انتقام ہونے کے خدا کا حکم سن کر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دستکش بنا لیا جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ دنیا میں کوئی اور بھی ایسا گروہ ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوتِ بازو اور طاقتِ مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردی اور مردانگی کے پھر خونخوار دشمن کی ایذاء اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا؟ ہمارے سید و مولیٰ اور آپ کے صحابہ کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا بلکہ اس صبر کے زمانے میں بھی آپ کے جاں نثار صحابہ کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے۔اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دے دی۔ایسا ہوا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خون ریزیوں پر صبر کیا گیا تھا اُس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے۔اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے اور گو ہم تمام دنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی امت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاقِ فاضلہ نہیں پاتے اور اگر پہلوں میں سے کسی کے صبر کا قصہ بھی ہم سنتے ہیں تو فی الفور دل میں گزرتا ہے کہ قرائن اس بات کو ممکن سمجھتے ہیں کہ اس صبر کا موجب دراصل بزدلی اور عدمِ قدرت انتقام ہو۔مگر یہ بات کہ ایک گروہ جو درحقیقت سپاہیانہ ہنر اپنے اندر رکھتا ہو۔اور بہادر اور قوی دل کا مالک ہو اور پھر وہ دُکھ دیا جائے اور اس کے بچے قتل کئے جائیں اور اس کو نیزوں سے زخمی کیا جائے مگر پھر بھی وہ بدی کا مقابلہ نہ کرے۔یہ وہ مردانہ صفت ہے جو کامل طور پر یعنی تیرہ برس برابر ہمارے نبی کریم اور آپ کے صحابہؓ سے ظہور میں آئی ہے۔اس قسم کا صبر جس میں ہر دم سخت بلاؤں کا سامنا تھا جس کا سلسلہ تیرہ برس کی دراز مدت تک لمبا تھا درحقیقت بے نظیر ہے۔اور اگر کسی کو اس میں شک ہو تو ہمیں بتلاوے کہ گزشتہ راستبازوں میں سے اس قسم کے صبر کی نظیر کہاں ہے؟''

فرمایا: ''اور اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس قدر ظلم جو صحابہ پر کیا گیا ایسے ظلم کے وقت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے کوئی تدبیر بچنے کی ان کو نہیں بتلائی بلکہ بار بار یہی کہا کہ ان تمام دکھوں پر صبر کرو اور اگر کسی نے مقابلہ کے لئے کچھ عرض کیا تو اس کو روک دیا اور فرمایا کہ مجھے صبر کا حکم ہے۔غرض ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبر کی تاکید فرماتے رہے جب تک کہ آسمان سے حکمِ مقابلہ آ گیا۔اب اس قسم کے صبر کی نظیر تم تمام اول اور آخر کے لوگوں میں تلاش کرو پھر اگر ممکن ہو تو اس کا نمونہ حضرت موسیٰ کی قوم میں سے یا حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں سے دستیاب کر کے ہمیں بتلاؤ''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن۔ جلد17۔ صفحہ 10-11)

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمیشہ صبر اور استقامت دکھانے کی توفیق دیتا چلا جائے۔خاص طور پر ان جگہوں پر، ان ممالک میں، پاکستان میں اور بعض اور جگہوں پر جہاں احمدیوں پر بڑی سختیاں کی جارہی ہیں، ان کا جینا دوبھر کیا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بھی صبر اور استقامت عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں کی بھی اپنی خاص قدرت دکھاتے ہوئے پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔ہمارا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو جذب کرنے والا ہو اور ہم اس کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے مکرم محمود فاتح احسن صاحب کے نکاح کا اعلان مکرمہ مریم صدیقہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم خالد صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے ساتھ 35 ہزار سویڈش کرونا حق مہر پر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے 27 دسمبر 2010ء کو بیت مبارک میں کیا۔ مکرم محمود فاتح احسن صاحب محترم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب مرحوم ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے اور محترم میاں فضل الرحمٰن بسمل صاحب بی اے بی ٹی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ و پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ ابن حضرت الحاج میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں۔ جبکہ محترمہ مریم صدیقہ طاہرہ صاحبہ مکرم محمد طفیل صاحب ننگلی مرحوم برادر مکرم محمد صادق صاحب ننگلی درویش قادیان کی پوتی اور مکرم سلطان احمد صاحب کنزی کی نواسی ہیں۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے کامیاب، بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملازمت کے مواقع

ایک پبلک آرگنائزیشن کو اسسٹنٹ مینیجر فنانس، جونیئر اسسٹنٹ، ڈیٹا انٹری آپریٹر اور ڈرائیور درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

www.induction364.com

ایک پبلک سیکٹر کو کمپیوٹر آپریٹر، ٹیکنیکل لیب اسسٹنٹ، ڈسپنسر، جونیئر اسسٹنٹ، جونیئر ایگزیکٹو، اسسٹنٹ مینیجرز اور میڈیکل آفیسرز درکار ہیں رابطہ کیلئے مینیجر HR آئی سی اے پی انسٹیٹیوٹ آف اکاؤنٹنٹس آف پاکستان میوا ایریا سیکٹر G-10/4 اسلام آباد۔

ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کو پروگرام ڈائریکٹر، ڈائریکٹر، اسسٹنٹ مینیجر، پراجیکٹ مینیجر اور اسسٹنٹ پراجیکٹ مینیجر درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے hip.hec.gov.pk ہائیر ایجوکیشن کمیشن سیکٹر H-9 اسلام آباد۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 26 دسمبر 2010ء کا روزنامہ اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف ایجوکیشن لاہور نے 2 سمیسٹرز پروگرام میں بی ایڈ ایلیمنٹری، بی ایڈ سیکنڈری، بی ایڈ سپیشل ایجوکیشن، ایم ایڈ سپیشل ایجوکیشن

4 سمیسٹرز پروگرام میں ایم بی اے، ایم بی اے ایگزیکٹو، ایم اے انگلش، ایم اے ہسٹری، ایم اے اردو، ایم ایس سی آئی ٹی، ایم ایس سی میتھ میٹکس،

6 سمیسٹرز پروگرام میں ایم اے انگلش + بی ایڈ ایم اے ہسٹری + بی ایڈ، ایم اے اردو + بی ایڈ ایم ایس سی میتھ میٹکس + بی ایڈ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی اے بی ایڈ، بی ایس سی بی ایڈ، بی ایف اے بی ایڈ چار سمیسٹر کی آپشن موجود ہے۔

8 سمیسٹرز پروگرام میں بی بی اے (آنرز) اور بی ایس (آنرز) میں بھی داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ پر www.ue.edu.pk رابطہ کریں۔ یا فون نمبر: 042-35216530

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم انور ندیم علوی صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم سیٹھ محمد نواز صاحب جٹ سرا ابن مکرم چودھری رسول بخش صاحب جٹ سرا دوڑ ضلع نواب شاہ مورخہ 26 دسمبر 2010ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے قریباً 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مورخہ 27 دسمبر کو مرحوم کی نماز جنازہ مکرم نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان دوڑ میں تدفین کے بعد مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ آپ چار ماہ سے عارضہ قلب کی وجہ سے علیل تھے۔ قریباً نصف صدی قبل مکرم سیٹھ محمد نواز صاحب مرحوم اپنے خاندان کے ہمراہ چک نمبر 6/11-L نوردین والا ضلع ساہیوال سے آکر کوٹ لالو ضلع خیر پور سندھ میں آباد ہوگئے۔ بعدازاں دوڑ شہر کے قریب زرعی رقبہ خریدا اور دوڑ شہر میں سکونت اختیار کرلی۔ شہر میں کریانہ کی دکان کے علاوہ آڑھت کا کام بھائیوں سے مل کر شروع کیا۔ بحیثیت تاجر آپ بہت اچھی شہرت کے مالک تھے۔ شہری جائیداد سے متعلق آپ کی سوجھ بوجھ مثالی تھی۔ لین دین کے معاملات میں آپ کی دیانت کی وجہ سے اپنے احباب کے علاوہ غیر بھی آپ کو ثالث بناتے اور آپ پر اعتماد کرتے۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ انتظامی صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ کی سربراہی میں بھائیوں کے مشترکہ کاروبار نے خوب ترقی کی۔ کامیاب تاجر کے علاوہ آپ دوڑ کے علاقہ کے مثالی کاشتکار بھی تھے۔ مرحوم بہت ملنسار اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کو جماعت احمدیہ گوٹھ حاجی رسول بخش کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمات کی بھی توفیق ملی۔ کبڈی کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ ساری عمر محنت اور جفاکشی سے گزاری۔ مخیّر طبیعت کے مالک تھے۔ غریب رشتہ داروں کی امداد بڑی خاموشی سے کرتے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور چھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں ایک بیٹی کے علاوہ تمام بچے شادی شدہ ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم چودھری امتیاز احمد صاحب سرا کینیڈا میں مقیم ہیں جو چند روز قبل ہی پاکستان سے واپس کینیڈا گئے تھے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے
☆ ششماہی =/1050 روپے
☆ سہ ماہی =/525 روپے
☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-7563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139 ۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار ۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو مذب کرتی ہے
کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
دنیائے طب کی خدمات کے 56 سال
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 53 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
1958-2010
حکیم شیخ بشیر احمد ایم ۔ اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار، ربوہ۔
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ وپیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی کی ایک مکمل دوا ہے۔
(رعائتی قیمت پیکنگ 25ML/-130 روپے 120ML /-500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

خبریں

ایم کیو ایم کا پارلیمنٹ میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے کا اعلان

وفاقی کابینہ سے علیحدگی کے بعد متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیوایم) نے اب پارلیمنٹ (قومی اسمبلی، سینٹ) میں اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے اجلاس میں کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق ایم کیو ایم کے اس فیصلے کے بعد حکومت پارلیمنٹ میں اکثریت کھو بیٹھی ہے۔

مسلم لیگ ن، مظاہروں کی ہدایت

مسلم لیگ ن کے قائد نواز شریف نے جماعت کی جانب سے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے، بجلی اور سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے لئے جماعتی سفارش تسلیم کرتے ہوئے پارٹی ذمہ داروں کو ہدایات جاری کردی ہیں۔

اربن کرایوں میں 10 فیصد اضافہ، آٹے کا تھیلا 10 روپے تک مہنگا

فلور ملز ایسوسی ایشن نے 5 جنوری سے 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 5 سے 10 روپے تک اضافے کا فیصلہ کرلیا جس سے پنجاب میں آٹے کے 20 کلو تھیلے کی قیمت 565 سے 570 روپے ہو جائے گی۔ آل پاکستان ٹرانسپورٹ اونرز فیڈریشن نے انٹرسٹی کے بعد اربن کرایوں میں بھی 10 فیصد اضافہ کا اعلان کیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔جنوری

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	5:19

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک باعتماد ادارہ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور ایمگرینٹ ویزہ کی معلومات اور فارم پُر کروانے کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ NASIR ناصر
Ph:047-6212434

البشیرز پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
مدراسی، اٹالین، سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی جدید اور فینسی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: عبدالستار۔عمیر ستار
فون شوروم: 052-4592316 فون رہائش: 052-4292793
موبائل: 0300-9613255-6179077
Email:alfazal@skt.comset.net.pk

MJ میاں غلام رسول جیولرز
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کے تیار کرکے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن 0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمنان 0346-7434015

وال سٹریٹ ایکسچینج کمپنی
بذریعہ منی گرام MoneyGram.
10 منٹ میں دنیا بھر سے رقوم منگوائیں اور بھجوائیں
ٹیلی گرافک ٹرانسفر (T.T)
ڈیمانڈ ڈرافٹ (D.D)
غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
ربوہ برانچ
دوکان نمبر 7/14 گول بازار، چناب نگر (ربوہ)
فون 86-047-6213385 فیکس 047-6213384

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
PH:0092-42-37656300-37642369
-37381738 Fax:7659996
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

کراچی الیکٹرک سٹور
گھریلو اور کمرشل استعمال کیلئے موٹرز اور پمپس پانی کی تمام مشینری دستیاب ہے
2۔نشتر روڈ (برانڈرتھ روڈ) لاہور
طالب دعا: شوکت محمود: 0345-4111191

دلہن جیولرز
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Visit Visa
Canada, USA بیرونی ممالک
Australia, UK & Europe
جانے کیلئے راہنمائی حاصل کریں
Education Concern®
Mr. Farrkh Luqman
67-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
042-35164619/ 0302-8411770.

بلال فری پلہ میوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

فوری ضرورت ہے
واشنگ سوپ بنانے والے ایک مایہ ناز ادارہ کو ملک بھر میں سیلز مین/ ڈسٹری بیوٹر کیلئے نوجوان تعلیم یافتہ احباب جو کمیشن پر کام کرسکیں درکار ہیں۔
فون نمبر: 0343-87002000
041-8527016-17-18

FD-10

UNIVERSAL ENTERPRISES
174 Loha Market
Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)
Tell: +92-42-37379311,
universalenterprises1@hotmail.com
Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

DASCO BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ، وین، آلٹو، FX، جیپ کلٹس، خیبر، جاپان، چائنہ جینئن اینڈ لوکل پارٹس
13-KA آٹو سنٹر بادامی باغ لاہور
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس، محمود احمد، ناصر احمد
فون: 042-7700448-7725205

خوشخبری
مکمل ڈش مع ریسیور -/4000 روپے میں لگوائیں
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکرو ویو اون، کوکنگ رینج، ٹیلیویژن، ایئرکولر اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
سپلٹ A/C کی مکمل وارنٹی دستیاب ہے نیز یو پی ایس UPS اور جنریٹر بھی دستیاب ہیں
فخر الیکٹرونکس FAKHAR ELECTRONICS
1۔لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614